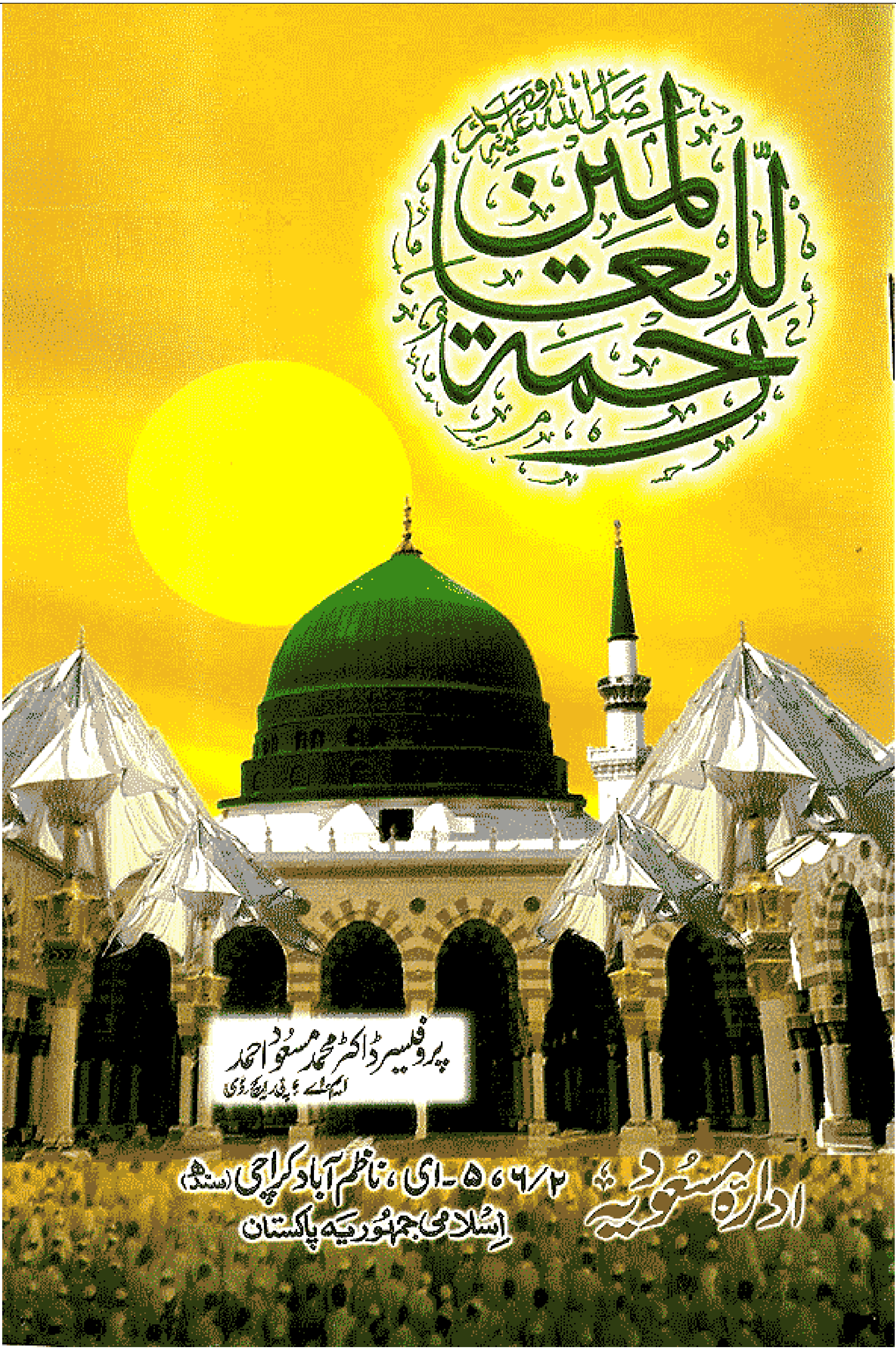
رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم
پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
ایم اے، پی ایچ ڈی (کراچی)
ادارہ مسعودیہ
۲/۶، ۵-ای، ناظم آباد کراچی (سندھ)
اسلامی جمہوریہ پاکستان

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم

کتبہ سیالوی

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ادارۂ مسعودیہ، کراچی

اسلامی جمہوریہ پاکستان

۱۴۲۵ھ/۲۰۰۴ء

نام کتاب .... رَحۡمَةٌ لِّلۡعَالَمِيۡن

تصنیف .... پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

سن اشاعت .... ۱۴۲۵ھ / ۲۰۰۴ء

ہدیہ ....

ناشر .... ادارۂ مسعودیہ کراچی

ادارۂ مسعودیہ کی کتب ملنے کے پتے

۱۔ ادارۂ مسعودیہ: ۲/۶،۵۔ای ناظم آباد، کراچی۔فون 6614747

۲۔ ضیاء الاسلام پبلی کیشنز۔ ضیاء منزل (شوگن مینشن)

محمد بن قاسم روڈ آف ایم، اے، جناح روڈ، عیدگاہ کراچی فون نمبر 2213973-2633819

۳۔ فرید بک اسٹال: 38۔اردو بازر، لاہور، فون: 7312173-7224899-042

۴۔ ضیاء القرآن: 4۔انفال سینٹر، اردو بازار، کراچی فون: 2210212-2630411

۵۔ مکتبہ غوثیہ: پرانی سبزی منڈی، یونیورسٹی روڈ، پولیس چوکی محلہ فرقان آباد، کراچی نمبر ۵

فون: 4926110-4910584

۶۔ مکتبہ الجامعہ نقشبندیہ بستان العلوم: کڈہالہ (مجاہدہ آباد)، براستہ گجرات، آزاد کشمیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فرمانِ الٰہی

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يٰٓاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ○

(الاحزاب : ۵۶)

بے شک اللہ اور اُس کے فرشتے دُرود بھیجتے ہیں اس نبی پر،
اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو!

صَلُّوْا عَلَيْهِ

(اُن پر دُرود پاک بھیجو!)

کعبہ کے بدرُالدُّجیٰ، تم پہ کروروں دُرود — طیبہ کے شمسُ الضُّحیٰ، تم پہ کروروں دُرود
جانِ دلِ اصفیاء، تم پہ کروروں دُرود — آب و گلِ انبیاء، تم پہ کروروں دُرود
دل کرو ٹھنڈا مِرا، وہ کفِ پا چاند سا — سینہ پہ رکھ دو ذرا، تم پہ کروروں دُرود
تم سے جہاں کی حیات، تم سے جہاں کو ثبات — اصل سے ہے ظل بندھا، تم پہ کروروں دُرود
گرچہ ہیں بے حد قصور، تم ہو عفُوٌّ غفور — بخش دو جرم و خطا، تم پہ کروروں دُرود
چھینٹ تمہاری سحر، جوت تمہاری قمر — دل میں رچا دو ضیاء، تم پہ کروروں دُرود
بے ہنر و بے تمیز، کس کے ہوتے ہیں عزیز؟ — ایک تمہارے سوا، تم پہ کروروں دُرود
آہ وہ راہِ صراط، بندوں کی کتنی بساط؟ — المدد اے رہنما، تم پہ کروروں دُرود
سینہ کہ ہے داغ داغ، کہہ دو کرے باغ باغ — طیبہ سے آکر صبا، تم پہ کروروں دُرود

خلق تمہاری جمیل، خلق تمہارا جلیل　　خلق تمہاری گدا، تم پہ کروروں درود

طیبہ کے ماہِ تمام، جملہ رسل کے امام　　نوشۂ ملکِ خدا، تم پہ کروروں درود

تم سے جہاں کا نظام، تم پہ کروروں سلام　　تم پہ کروروں ثنا، تم پہ کروروں درود

تم ہو جواد و کریم، تم ہو رؤف و رحیم　　بھیک ہو داتا عطا، تم پہ کروروں درود

جائیں نہ جب تک غلام، خلد ہے سب پر حرام　　ملک تو ہے آپ کا، تم پہ کروروں درود

برسے کرم کی بھرن، پھولیں نعم کے چمن　　ایسی چلا دو ہوا، تم پہ کروروں درود

ایک طرف اعدائے دیں، ایک طرف حاسدیں　　بندہ ہے تنہا شہا، تم پہ کروروں درود

کیوں کہوں بیکس ہوں میں، کیوں کہوں بےبس ہوں میں　　تم ہو، میں تم پر فدا، تم پہ کروروں درود

گندے نکمّے کمین، مہنگے ہوں کوڑی کے تین　　کون ہمیں پالتا، تم پہ کروروں درود

باٹ نہ در کے کہیں، گھاٹ نہ گھر کے کہیں　　ایسے تمہیں پالنا، تم پہ کروروں درود

ایسوں کو نعمت کھلاؤ، دودھ کے شربت پلاؤ　　ایسوں کو ایسی غذا، تم پہ کروروں درود

گرنے کو ہوں روک لو، غوطہ لگے ہاتھ دو　　ایسوں پر ایسی عطا، تم پہ کروروں درود

اپنے خطاکاروں کو، اپنے ہی دامن میں لو　　کون کرے یہ بھلا، تم پہ کروروں درود

کرکے تمہارے گناہ، مانگیں تمہاری پناہ　　تم کہو دامن میں آ، تم پہ کروروں درود

کر دو عدو کو تباہ، حاسدوں کو رو براہ　　اہلِ ولا کا بھلا، تم پہ کروروں درود

ہم نے خطا میں نہ کی، تم نے عطا میں نہ کی　　کوئی کمی سرورا، تم پہ کروروں درود

کام غضب کے کیے، اس پہ ہے سرکار سے　　بندوں کو چشمِ رضا، تم پہ کروروں درود

آنکھ عطا کیجیے، اس میں ضیا دیجیے　　جلوہ قریب آگیا، تم پہ کروروں درود

کام وہ لیجیے، تم کو جو راضی کرے
ٹھیک ہو نامِ رضا، تم پہ کروروں درود

وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

(اور خوب سلام بھیجو)

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

مہرِ چرخِ نبوّت پہ روشن درُود
گُلِ باغِ رسالت پہ لاکھوں سلام

شہرِ یارِ اِرم، تاجدارِ حرم
نوبہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام

شبِ اسریٰ کے دُولہا پہ دائم درُود
نوشۂ بزمِ جنّت پہ لاکھوں سلام

عرش کی زیب و زینت پہ عرشی درُود
فرش کی طیب و نُزہت پہ لاکھوں سلام

عرش تا فرش ہے جس کے زیرِ نگیں
اُس کی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام

فتحِ بابِ نبوّت پہ بے حد درُود !
ختمِ دورِ رسالت پہ لاکھوں سلام

ربِّ اعلیٰ کی نعمت پہ اعلیٰ درُود
حق تعالیٰ کی منّت پہ لاکھوں سلام

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درُود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے بیکس کی دولت پہ لاکھوں درُود
مجھ سے بے بس کی قوّت پہ لاکھوں سلام

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اُس دِل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

طائرانِ قدُس جس کی ہیں قمریاں
اُس سہی سرو قامت پہ لاکھوں سلام

جس سے تاریک دل جگمگانے لگیں
اُس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام

اللہ اللہ ! وہ بچپنے کی پھبن
اُس خدا بھاتی صورت پہ لاکھوں سلام

بے بناوٹ ادا پر ہزاروں درُود
بے تکلّف ملاحت پہ لاکھوں سلام

بھینی بھینی مہک پہ مہکتی درُود
پیاری پیاری نفاست پہ لاکھوں سلام

چاند سے منہ پہ تاباں درخشاں درُود
نمک آگیں صباحت پہ لاکھوں سلام

جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں — اُس تبسّم کی عادت پہ لاکھوں سلام

جس کے آگے سرِ سروراں خم رہیں — اُس سرِ تاجِ رفعت پہ لاکھوں سلام

لَیلۃُ القدر میں مطلعِ الفجرِ حق — مانگ کی استقامت پہ لاکھوں سلام

جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا — اُس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام

جن کے سجدے کو محرابِ کعبہ جُھکی — اُن بھوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام

جس طرف اُٹھ گئی دَم میں دَم آگیا — اُس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

نیچی آنکھوں کی شرم و حیا پر دُرود — اُونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام

دُور و نزدیک کے سُننے والے وہ کان — کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام

جن کے آگے چراغِ قمر جھلملائے — اُن عذاروں کی طلعت پہ لاکھوں سلام

وہ دہن جس کی ہر بات وحیِ خُدا — چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام

وہ زباں جس کو سب کُن کی کنجی کہیں — اُس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

پتلی پتلی گُلِ قدس کی پتیاں — اُن لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام

ہاتھ جس سمت اُٹھایا غنی کر دیا — موجِ بحرِ سماحت پہ لاکھوں سلام

جس کو بارِ دو عالم کی پروا نہیں — ایسے بازو کی قوت پہ لاکھوں سلام

کُل جہاں مِلک اور جَو کی روٹی غذا — اُس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

جس کے گھیرے میں ہیں انبیاء و ملک — اُس جہانگیر بعثت پہ لاکھوں سلام

جس کے آگے کھچی گردنیں جُھک گئیں — اُس خداداد شوکت پہ لاکھوں سلام

کِس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی — آنکھ والے کی ہمت پہ لاکھوں سلام

کاش محشر میں جب اُن کی آمد ہو اور — بھیجیں سب اُن کی شوکت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضاؔ

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ○

جب مہر و وفا کے سب مرحلے طے ہو چکے[1] ——— جب امامت و قیادت کا تاج سر پر رکھ دیا گیا[2] ——— اور جب اللہ کا وہ پہلا گھر تعمیر ہو چکا، تو وادیٔ مکہ کی فضاؤں میں یہ آواز گونج رہی تھی:

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِكَ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَیُزَكِّیْهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ○[3]

ترجمہ: "اے ہمارے پروردگار! انہیں میں سے، ان میں ایک رسول بھیج جو ان کو تیری آیتیں پڑھ کر سنائے اور تیری کتاب اور حکمت سکھائے اور انہیں خوب پاک صاف کر دے، بے شک تو ہی غالب حکمت والا ہے۔"

یہ آواز عرشِ معلیٰ تک پہنچی اور پھر سارے عالم میں پھیل گئی ——— ہر آسمانی کتاب میں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آمد آمد کا ذکر ہونے لگا[4] ———

[1,2] القرآن الحکیم، سورۃ البقرہ ۱۲۴

[3] القرآن الحکیم، سورۃ البقرہ ۱۲۹

[4] (ا) . . .

(ب) عنایت رسول چریاکوٹی، بشریٰ، مطبوعہ علی گڑھ ۱۹۴۸ء

(ج) ڈاکٹر وید پرکاش اپادھیائے، کلکی اوتار اور محمد صاحب، الہ آباد (قلمی)

اور آخر میں حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السلام یہ خوش خبری سُناتے ہوئے تشریف لائے ــــــــ :

وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ ط [۱]

ترجمہ : "اور اُس رسول کی بشارت سناتا ہوں جو میرے بعد تشریف لائیں گے اور اُن کا نام احمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) ہے ۔"

پھر وہ آنے والا اس شان سے آیا کہ سارا عالم جگمگا اٹھا اور یہ اعلان کر دیا گیا :

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ ج وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ۝ [۲]

ترجمہ : "بے شک مسلمانوں پر اللہ کا بڑا احسان ہوا کہ اُن ہی میں سے اُن میں ایک رسول بھیجا ، جو اُن کو اللہ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سُناتا ہے ، انہیں پاک صاف کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے ــــــ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اس سے پہلے وہ کھُلی گمراہی میں تھے ۔" ــــــــ

حضرت خلیل اللہ علیہ السلام نے یہ دُعا کی تھی کہ وہ آنے والا ــــــ :

ا - اُن کو تیری آیتیں پڑھ پڑھ کر سُنائے ــــــ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ

ب - اور تیری کتاب و حکمت سکھائے ــــــ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ

ج - اور انہیں خوب پاک صاف کرے ــــــ وَيُزَكِّيهِمْ

---

[۱] القرآن الحکیم : سورۃ الصف ۶

[۲] القرآن الحکیم : سورہ آل عمران ۱۶۴

(ا)

غارِ حرا میں نہ معلوم کتنے شب و روز گزر گئے۔ پھر ایک رات مقدس فرشتہ ظاہر ہوا [1] ـــــ اور وہی آیتیں پڑھائیں، دُعائے خلیل میں جن کی آرزو کی گئی تھی [2] ـــــ آپ پڑھتے گئے، پڑھاتے گئے اور لکھواتے گئے [3] ـــــ بیالیس صحابہ کی ایک عظیم جماعت ۲۲ سال اس کام میں مصروف رہی [4] ـــــ قرآن پھیلتا گیا، دلوں میں اترتا گیا، دماغوں کو جگمگاتا گیا ـــــ تاثیر کا یہ عالم کہ جو سُنتا بے ساختہ آنسو بہاتا اور سجدے میں گر پڑتا [5] ـــــ

(ب)

حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے جن صحابہ کو قرآنِ حکیم پڑھایا اور لکھوایا، پھر ان سے فرمایا کہ دوسروں کو پڑھائیں اور لکھوائیں ـــــ اللہ اللہ! ایک معلّم نے سارے عالم کو عالِم بنا دیا ـــــ مدینہ منورہ میں جو قبائل آکر مسلمان ہوتے، ان کے ساتھ معلّمینِ قرآن بھی بھیج دیئے جاتے ـــــ جن بستیوں میں اسلام پہنچتا، وہاں مسجدیں بنائی جاتیں، جہاں رات دن قرآن پڑھا اور پڑھایا جاتا ـــــ غور فرمائیں ڈیڑھ ہزار برس پہلے صرف قرآن نے ہمیں مہ و پروین کا امیر بنایا تھا، آج بیسیوں علم و فنون حاصل کر رہے ہیں مگر پھر بھی بدنصیب ہیں ـــــ اس میں کوئی شک نہیں کہ قرآنِ کریم

---

[1] محمد بن اسمٰعیل بخاری: صحیح بخاری مطبوعہ لاہور ۱۹۸۲ء، ج ۱، ص ۹۴

[2] القرآن الحکیم، سورۃ العلق، ۱ — ۵

[3] دیکھو محمد بن اسمٰعیل بخاری، صحیح بخاری، ج ۱، ص ۱۸۶

[4] ب- ابن حجر عسقلانی: الاصابۃ فی معرفۃ الصحابہ، مطبوعہ مصر ۱۳۲۸ھ، ج ۱، ص ۱۴

[5] القرآن الحکیم: سورۃ المائدہ، ۸۳، سورۃ بنی اسرائیل، ۱۰۷

[6] محمد بن عیسیٰ ترمذی: جامع ترمذی، ج ۲، ص ۱۱۵

ہماری قسمت ہے، قرآنِ کریم ہماری عزّت ہے؛ قرآنِ کریم ہماری دولت ہے — قرآنِ کریم ہماری زندگی ہے — اس کو چھوڑکر ہم سرفراز نہیں ہوسکتے — حضورِ انور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا، جس کے سینے میں قرآن نہیں، وہ برباد گھر کی مانند ہے[1] — اور یہ بھی فرمایا؛ جس کے گھر میں قرآن نہیں، وہ آباد ہوتے ہوئے بھی ویران ہے[2] —

حضورِ انور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے قرآن پڑھا، پڑھایا اور قرآن کریم کے سربستہ رازوں کو کھولا — قرآن کیا ہے —؟ اسرار و معارف کا خزینہ ہے — خود خالقِ کائنات فرما رہا ہے:

مَا فَرَّطْنَا فِی الْکِتٰبِ مِنْ شَیْءٍ[3]

ترجمہ: "ہم نے اس کتاب میں کچھ اٹھا نہ رکھا"

اور فرما رہا ہے: —

وَنَزَّلْنَا عَلَیْکَ الْکِتٰبَ تِبْیَانًا لِّکُلِّ شَیْءٍ[4]

ترجمہ: "اور ہم نے تم پر یہ قرآن اتارا، ہر چیز کا روشن بیان"

علوم و فنون اور اسرار و معارف کا یہ خزانہ سینۂ مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلّم) میں رکھ دیا گیا، اور آپ کو علم و دانش کی اُن بلندیوں تک پہنچا دیا گیا — جہاں نظر تو نظر، عقل کا بھی گزر نہیں — آپ کے علم کی وسعتوں کا یوں ذکر فرمایا: —

---

[1] محمد بن عیسےٰ ترمذی، جامع ترمذی، ج ۳، ص ۱۱۵

[2] ابونُعیم اصبہانی: حلیۃ الاولیاء، مطبوعہ تاس ۷، ص ۱۳۰

[3] القرآن الحکیم: سورۃ الانعام ۳۸

[4] القرآن الحکیم: سورۃ النحل ۸۱

وَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا[1]

ترجمہ: اللہ نے تم پر کتاب اور حکمت اتاری اور تمہیں وہ سب کچھ سکھایا جو تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا تم پر بڑا ہی فضل ہے۔

قرآن حکیم کی ایک ایک آیت میں دانش و حکمت کے سینکڑوں جہان پنہاں ہیں ــــــ انسانی عقل الفاظ و حروف کے پردوں میں معانی کے جلوے دیکھ سکتی ہے، مگر ان معانی کے پیچھے جو جہان معنی آباد ہے، اس کے دیکھنے کے لیے نظر چاہیے ــــــ جب تک یہ نظر پیدا نہیں ہوتی، انسانی دماغ، ظاہری معنی سے ایک قدم آگے نہیں بڑھ سکتا ــــــ حضور انور صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے اپنے غلاموں کو وہ نظر عطا فرمائی کہ وہ قرآن حکیم میں ۷۷ ہزار علوم و فنون کے جلوے دیکھ رہی ہیں[2]

اللہ اکبر ــــــ!

حضور انور صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے اس کتاب حکمت کی تعلیم دی اور ایک مکمل دستور حیات عطا فرما کر معاشرے کی تشکیل نو کی ــــــ پھر ایک ایسا انقلاب آیا جو دنیا نے اس سے پہلے کبھی نہ دیکھا تھا ــــــ آپ نے اسلام کے پانچ بنیادی اصول پیش کر کے اپنے انسانوں کو اٹھایا:

۱- عقیدہ توحید و رسالت نے فکری و عملی توانائیوں کو یکجا کر کے ایک حیرت انگیز انسان بنایا۔

---

[1] القرآن الحکیم: سورۃ النساء ۱۱۳

[2] جلال الدین سیوطی: الاتقان فی علوم القرآن، ج ۲، ص ۱۲۷، ۱۲۸

۲- نماز نے در در کی ٹھوکریں کھانے والے انسان کو ایک چوکھٹ پر جھکایا، پھر اس نے پہلی مرتبہ یہ محسوس کیا کہ وہ مخدوم ہے اور سارا عالم اُس کا خادم ہے ــــــ ایک سجدہ نے اس کو اتنا بلند کیا کہ اس سے پہلے اتنا بلند نہ ہوا تھا ــــــ اس کے حوصلے بڑھ گئے اور اس کی ہمتیں بلند ہوگئیں۔

۳- روزے نے انسان کو بے لگام خواہشات پر قابو پانا سکھایا ــــــ یہی وہ خواہشات ہیں، جنہوں نے آج پوری دنیا کو افراتفری میں مبتلا کر رکھا ہے ــــــ حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتایا کہ سب سے بڑی کامیابی یہ ہے کہ انسان خود پر قابو پالے ــــــ جس نے خود پر قابو پالیا، وہ سارے عالم پر چھا گیا ــــــ

۴- حج نے گروہوں میں بٹنے والے اور جغرافیائی حدود میں بند ہونے والے انسان کو وسعتِ فکر دی اور بین الاقوامیّت و اجتماعیت کا ایک عظیم تصور دیا اور یہ بتایا کہ مسلمان سمٹنے کے لئے نہیں، پھیلنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے ــــــ سارا عالم اُس کی جلوہ گاہ ہے۔

۵- زکوٰۃ نے بھیک مانگنے والے، اپنی خودی کو خاک میں ملانے والے، رشوت کھانے والے، دوسروں کا مال غصب کرنے والے انسان کو ایسا غنی کر دیا کہ پھر وہ دینے لگا ــــــ اور پھر ایسا معاشرتی انقلاب برپا ہوا، جہاں سب دینے والے تھے، مانگنے والا کوئی نہ تھا ــــــ

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم نے انسان کی انفرادی زندگی، عائلی زندگی، اجتماعی زندگی اور بین الاقوامی زندگی کے داخلی اور خارجی ہر پہلو کو اپنے آغوشِ کرم میں لیا اور دانائی و حکمت کے وہ راز بتائے جو اپنے دامن میں صدیوں کے تجربے اور مشاہدے سمیٹے ہوتے ہیں ــــــ جو

انسان نے صدیوں کا سفر کرکے معلوم کیں، وہ آپ نے آنِ واحد میں بتا دیں۔ یُوں معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے سامنے زمانے کو سمیٹ دیا گیا اور زمین کو لپیٹ دیا گیا تھا ـــــــ آپ کے احسان سے ہر انسان کا سر جُھکا ہوا ہے ـــــــ آپ نے عبادات، معاملات اور اخلاق کے اُصول و آئین سے انسان کو ایسا توازن بخشا کہ پورا معاشرہ متوازن ہو گیا ـــــــ پھر اپنا عظیم الشان اور حیرت انگیز اُسوۂ حسنہ پیش کرکے اللہ تعالیٰ کے ہر حکم اور اپنے ہر ارشاد کو قابلِ عمل اور حیات آفریں بنا کر دکھایا اور آنے والوں کے لیے ایسا چراغ روشن کر دیا جس کی روشنی میں وہ منزلِ مقصود تک پہنچ سکتے ہیں ـــــــ

(ج)

حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کی تعلیمات کا حاصل اور مقصدِ عظمیٰ انسان کے فکر و نظر اور قلب و رُوح کو پاک کرنا تھا ـــــــ جب تک دل و دماغ صاف نہیں ہوتے، انسان، انسان نہیں بنتا ـــــــ آپ نے ظاہری و باطنی غلاظت کو دُور کیا ـــــــ دل کو وسوسوں اور اندیشوں سے پاک کیا ـــــــ دماغ کو باطل افکار و خیالات سے صاف کیا اور جسمانی طہارت کا عظیم تصور دے کر ایک پاک صاف انسان دُنیا کے سامنے پیش کیا ـــــــ جس کا باطن بھی پاک تھا اور جس کا ظاہر بھی پاک تھا ـــــــ آج ہماری ناکامیوں اور نامرادیوں کا بڑا سبب یہی ہے کہ ہمارے دل پاک نہیں، ہمارے دماغ صاف نہیں ـــــــ جب تک دل و دماغ سے غبار نہ چھٹے گا ـــــــ ہم نصف زندگی سے نا آشنا رہیں گے ـــــــ حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم

نے ایمان کی بنیاد محبت پر رکھی اور کہنے والے نے بجا طور پر کہا ہے ـــــ

جس کے دل میں محبت نہیں، اُس کے دل میں ایمان نہیں ہے

یہی مقصودِ فطرت ہے، یہی رمزِ مسلمانی
اخوت کی جہانگیری، محبت کی فراوانی

دُعائے خلیل مقبول و مُستجاب ہوئی اور وہ آنے والا اس شان سے آیا کہ سارا عالم جگمگانے لگا ـــــ آیتیں پڑھیں تو آنکھیں کھُل گئیں، کتاب حکمت کی تعلیم دی تو دل و دماغ روشن ہو گئے ـــــ قلب و رُوح کو جلا دی، تو پورا وجود دمکنے لگا ـــــ پھر آنے والوں نے اس کے ایک ایک نقش اور ایک ایک ادا کو محفوظ کیا ـــــ کاتبوں اور خطاطوں نے الفاظ و حروف محفوظ کیے ـــــ حفاظ اور قرا نے قرأت و تلاوت کو محفوظ کیا ـــــ مفسرین و محدثین اور علماء و فقہاء نے ارشادات و تعلیمات کو محفوظ کیا اور پھیلایا ـــــ اہل اللہ اور صوفیائے کرام نے تزکیۂ نفس کا پورا پورا اہتمام کیا اور پاک دلوں اور پاک نفسوں کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ قائم کیا ـــــ دعائے خلیل اس شان سے پوری ہوئی کہ تاریخ میں جس کی نظیر نہیں ملتی ـــــ

اور وہ آنے والا اس شان سے آیا کہ ہر طرف سے درُود و سلام کی بارش ہونے لگی ـــــ ہاں ـــــ !

- سلام اُس پر جس نے کتابِ حکمت پڑھائی۔
- سلام اُس پر جس نے کتاب و حکمت پڑھائی۔
- سلام اُس پر جس نے جینا سکھایا۔
- سلام اُس پر جس نے موت کو زندگی بنایا اور زندگی کو جاوداں کر دیا۔

○ سلام اُس پر جس نے شاہانہ کرّوفر کو پامال کر کے ایک نئے جہان کی تعمیر کی ——— سادگی میں جس کی مثال نہیں ——— دل کشی میں جس کا جواب نہیں۔

○ سلام اُس پر جس نے خود نگر و خود گر و خود گیر بنایا۔

○ سلام اُس پر جس نے سینوں کو صاف کیا۔

○ سلام اُس پر جس نے نظروں کو پاک کیا۔

○ سلام اُس پر جس نے انسانی اطوار سنوارے۔

○ سلام اُس پر جس نے انسانی افکار سنوارے۔

○ سلام اُس پر جس نے انسانی جذبات سنوارے۔

○ سلام اُس پر جس نے انسانی اعمال سنوارے۔

○ سلام اُس پر جس نے انسانی زندگی سنوار دی

○ سلام اُس پر، وہ کیا آیا، زندگی میں بہار آ گئی ؎

جب سے آنکھوں میں سمائی ہے مدینہ کی بہار
نظر آتے ہیں خزاں دیدہ گلستاں ہم کو

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغ

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد عفی عنہ
پرنسپل گورنمنٹ ڈگری کالج سکھر

لوح بھی تُو قلم بھی تُو تیرا وجود الکتاب
گنبدِ آبگینہ رنگ تیرے محیط میں حباب
عالمِ آب و خاک میں تیرے ظہور سے فروغ
ذرّۂ ریگ کو دیا تُو نے طلوعِ آفتاب
شوکتِ سنجر و سلیم تیرے جلال کی نمود
فقرِ جنید و بایزید تیرا جمالِ بے نقاب
شوق ترا اگر نہ ہو میری نماز کا امام
میرا قیام بھی حجاب، میرا سجود بھی حجاب
تیری نگاہِ ناز سے دونوں مراد پا گئے
عقل، غیاب و جستجو، عشق، حضور و اضطراب

تیرہ و تار ہے جہاں گردشِ آفتاب سے
طبعِ زمانہ تازہ کر جلوۂ بے حجاب سے

ادارہ مسعودیہ کی کتب ملنے کے پتے

۱۔ ادارہ مسعودیہ

۵،۶/۲۔ای ناظم آباد، کراچی۔فون 6614747

۲۔ ضیاء الاسلام پبلی کیشنز۔

ضیاء منزل (شوگن مینشن) محمد بن قاسم روڈ آف ایم،اے، جناح روڈ،

عیدگاہ کراچی فون نمبر 2633819-2213973

۳۔ فرید بک اسٹال

38۔اردو بازار، لاہور، فون:042-7224899-7312173

۴۔ ضیاء القرآن

14۔انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی فون:2630411-2210212

۵۔ مکتبہ غوثیہ

پرانی سبزی منڈی، یونیورسٹی روڈ، پولیس چوکی محلہ فرقان آباد، کراچی نمبر ۵

فون:4910584-4926110

۶۔ مکتبہ الجامعہ نقشبندیہ بستان العلوم

کڈہالہ (مجاہدہ آباد)، آزاد کشمیر براستہ گجرات، اسلامی جمہوریہ پاکستان